REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴ — شمارہ ۴۷

ہفت روزہ بدر قادیان

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian

PIN. 143516

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ — ۲۰ نبوت ۱۳۵۴ ہش — ۲۰ نومبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ نبوت (نومبر) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۱۶ نبوت (نومبر) ۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمدللہ ۔

قادیان ۱۶ نبوت (نومبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔

الحمد للہ ــــــ !!

زیاراتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُوح پرور ارشادات کی روشنی میں

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا چوراسیؔ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۷۵ء منعقد ہو رہا ہے ۔ جملہ احباب جماعت کو اس سراسر رُوحانی اجتماع میں شریک ہونے اور اس سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت واہمیت سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دِل پر غالب آجائے ۔ اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو ۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عُمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے ۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضُعف اور کسل دُور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق وشوق پیدا ہو جائے ۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے ۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی ۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضُعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے ۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ۔ کیونکہ اکثر دِلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اُوپر روا رکھ سکیں لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت وفرصت اور عدمِ موانع تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ۔ تو حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے ۔

- اِس جلسہ میں ایسے حقائق ومعارف سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں ۔
- نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتّی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے ۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے ۔
- ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے اور رُوشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا ۔
- جو بھائی اِس عرصہ میں اِس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی جائے گی ۔
- تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزّت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی

ـــــ اور ـــــ

- اِس رُوحانی جلسہ میں اور بھی رُوحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے ۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں ۔ اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچِ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسّر آجائے گا ۔ گویا سفر مُفت میسّر ہو جائے گا ۔"

(آسمانی فیصلہ)

مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) کو منعقد ہوگا ــ !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) کو منعقد ہوگا ۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغینِ کرام سے درخواست ہے کہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان رُوحانی اجتماع کی برکات سے مستفیذ ہو سکیں ۔

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن کوڈ ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ نبوت ۱۳۵۴ ہش

حضرت بابا نانک جی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸ نومبر کو شری گورو نانک جی مہاراج کا جنم دن پورے ہندوستان میں پورے جوش و خروش سے منایا گیا۔ آج سے پانچ سو سال قبل جبکہ بھارت ورش اندھکار میں مبتلا تھا گورو جی پنجاب کی سرزمین میں ظاہر ہوئے۔ اور آپ نے اندھکار کو دُور کر کے رُوحانیت اور پریم کی جیوتی جلائی ——!!

جماعتِ احمدیہ کا و شواش ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں بنی نوعِ انسان کی جسمانی پرورش کا انتظام کیا ہے، وہاں انسانوں کی رُوحانی پرورش اور تربیت کا انتظام بھی فرمایا ہے۔ اور اس رُوحانی ہدایت و پرورش کے لئے خدا تعالیٰ مختلف زمانوں اور قوموں میں راستباز اور پاک انسانوں کو مبعوث فرماتا رہا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے آج سے پچاسی سال پہلے جبکہ ہندوستان کی فضا میں ایک زبردست فرقہ وارانہ ہیجان بپا تھا قرآنِ مجید کے اِس اصُول کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ دُنیا کی سب قوموں میں خدا تعالےٰ کے راستباز، نبی پیغمبر، اوتار، رشی اور مُنی ظاہر ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سب بزرگوں کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپؑ نے ہندوستان کے مذہبی راہنماؤں شری رام چندر جی مہاراج، شری کرشن جی مہاراج، شری بُدھ دیو جی مہاراج، شری گورو نانک جی مہاراج کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور فرمایا:—

> "ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دُنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے اُن کو مان لیا ہے اور دُنیا کے کسی ایک حصّہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہوگئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل اُن کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وُہ خُدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دِلوں میں نہ پھیلتی۔ خُدا اپنے مقبُول بندوں کی عزت دُوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب اُن کی کُرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔" (پیغامِ صُلح)

شری گورو نانک جی کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں:—

> "اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزّوجلّ اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔" (پیغامِ صلح)

پھر فرمایا:—

> بود نانک عارفِ مردِ خُدا — راز ہائے معرفت را راہ کُشا
> (ستّ بچن)

یعنی بابا نانک صاحب معرفتِ الٰہی کا خزانہ تھے۔ اور رُوحانی بھیدوں کو ظاہر کرنے والے تھے۔

گورُو نانک جی مہاراج کا مذہب ایکتا اور پریم کا مذہب تھا۔ سِکھ اتہاس بتاتا ہے کہ باباجیؒ اور مسلمانوں کا شروع سے ہی باہم پریم تھا۔ باباجیؒ کا اپنا قول ہے:—

"دھات مِلے پھُن دھات لِو لِو کو دھاوے۔" یعنی محبت اور پریم کے نتیجہ میں محبت اور پیار پیدا ہوتا ہے۔ اِس طبعی اصُول کے مطابق باباجیؒ کے دِل میں مسلمانوں کے لئے جب پیار اور محبت پیدا ہوئی تو آپؒ کے لئے مسلمانوں کے دِل میں بھی پیار اور عزت پیدا ہوئی۔ ایک وِدوان نے لکھا ہے

> "مَیں سمجھتا ہوں کہ گورُو نانک صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اِس لئے انہوں نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دُوسرے ہندوؤں کو بہت کم دِکھائی دیتا تھا۔ گورو کو مسلمانوں سے ملاپ کرنے میں لطف آتا تھا شیخ فریدثانی) دس برس گورُو صاحب کے ساتھ مِل کر لوگوں کو اللہ کا راستہ بتاتا تھا۔ کئی جگہ کے ہندوؤں نے گورُو صاحب کے مسلمانوں کے ساتھ گہرے میل جول کو بُرا منایا۔ لیکن ایکتا کے اوتار نے اس کی بھی پرواہ نہ کی۔"
> (موجی امرتسر جنوری ۱۹۳۹ء)

اِس حوالہ میں شیخ فرید صاحب کا ذکر آیا ہے۔ اس بارہ میں جنم ساکھی میں مذکور ہے کہ بابا نانک جی نے حضرت شیخ فرید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک لمبا سفر کیا۔ اور سالہا سال اکٹھے ساتھ رہے۔ سفر کے خاتمہ پر جب حضرت شیخ صاحب جُدا ہونے لگے تو بابا صاحبؒ نے نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا:—

> آؤ بھینیں گل مِلہ اَنک سہیلڑیاں
> مِل کر کرے کہانیاں سمرتھ کنت کیاہ
> ساچے صاحب سن گن اوگن سب اساہ
> (پوراتن جنم ساکھی صفحہ ۵۷)

یعنی آؤ بہن ہم بغلگیر ہو کر مِل لیں۔ کیونکہ ہماری محبت پُرانی ہے۔ اور یہ محبت سچے صاحب خدا کی وجہ سے ہے۔ جو سب خوبیوں کا مالک ہے۔ اور اس کے مقابل ہم نِرگُن اور خوبیوں سے خالی ہیں۔ کتنا محبت انگیز نظارہ ہے کہ بابا صاحب ایک مسلمان درویش کو بہن کہہ کر اور اس کے گلے مل کر میٹھی بانی فرما رہے ہیں۔

ہم احمدی مسلمان باباجی کی عزت و تعظیم کرنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ کے جنم دِن پر سکھ بھائیوں کی طرف سے منعقدہ جلسوں میں شریک ہو کر باباجی کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۸ نومبر کو بھی جماعتِ احمدیہ کے مبلغین اور نمائندوں نے دہلی۔ کلکتہ۔ حیدرآباد اور ہندوستان کے دیگر مختلف مقامات پر جلسوں میں شریک ہو کر حضرت بابا نانک جیؒ کو شردھانجلی پیش کی۔

خدا کرے کہ گورُو نانک جیؒ نے بھائی چارے اور باہمی پریم کا جو سبق دیا تھا ہم سب اس پر گامزن ہوں —— اور ——

خُدا کے اس نیک بندے حضرت بابا نانک صاحبؒ پر خُدا کی رحمت ہو۔ آمین ﴿

(بشیر احمد دہلوی)

تحریکِ جدید کے بیالیسویں سال کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ نبوت (نومبر) بروز جمعہ مسجد اقصےٰ ربوہ میں تحریکِ جدید کے بیالیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے۔ تمام عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد نئے سال کے وعدے وصُول کر کے دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو زیادہ سے زیادہ مقبُول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ﴿

وکیلُ المال تحریکِ جدید قادیان

اخبارِ قادیان

★— مورخہ ۵/۱۱/۱۴ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور ماریشس کے تمام احمدی بزرگوں، مردوں، عورتوں اور بچوں کے محبت و اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے درویشانِ قادیان کے نام اُن کا محبت بھرا سلام پہنچایا۔ اور سب کے لئے دُعا کی درخواست کی۔

★— مورخہ ۵/۱۱/۱۵ کو بعد نمازِ عشاء مسجدِ اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تربیتی اُمور کے متعلق تقاریر ہوئیں۔

★— مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش کی دائیں ٹانگ میں تاحال زخم باقی ہے۔ جس کی وجہ سے مکمل طور پر چلنے کے قابل نہیں ہوئے۔ احبابِ جماعت کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ غلبۂ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ ہے جو ہمارے کمزور ہاتھوں میں دیا گیا ہے۔" (خلیفۃ المسیح الثالث)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مصروفیات!

۲۱ ر ستمبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار

حسب معمول حضور دس بجے صبح دفتر میں تشریف لائے اور مسلسل ڈیڑھ بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور خطوط کے جواب لکھوانے میں مصروف رہے۔ اس دوران حسب معمول محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، محترم شاہد احمد خان صاحب، محترم خان بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن، مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن، محترم چوہدری رشید احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لندن اور مکرم سید اقبال شاہ صاحب انچارج دفتر احمدیہ مشن دفتر میں مصروف کار رہے اور حضور کی ہدایات کی روشنی میں مختلف امور سرانجام دیتے رہے۔

عصر کی نماز کے بعد حضور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ساڑھے پانچ بجے شام سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر پر روانہ ہونے سے قبل حضور نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کی درخواست پر اس باغیچہ میں تشریف لے جاکر جو مشن ہاؤس کے احاطہ کے اندر محمود ہال کے عقب میں واقع ہے اپنے دست مبارک سے میگنولیا کا ایک پودا لگایا۔ یہ پودا لندن مشن کی طرف سے مارشس کے مکرم ہدایت اللہ صاحب بھنو اور ان کے برادران نے پیش کیا تھا۔ پودا لگانے میں مکرم امام صاحب مسجد لندن، مکرم نائب امام صاحب اور مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسپین نے حضور کا ہاتھ بٹایا۔ اس باغیچہ میں اخروٹ کا بہت بڑا اور پرانا درخت ہے جس نے پھل دینا بند کر دیا ہے اور جو سارے باغ پر چھایا ہوا ہے۔ حضور نے مکرم امام صاحب مسجد لندن کو ہدایت فرمائی کہ اس درخت کو اکھاڑ کر باغیچہ میں سیب اور ناشپاتی کے پودے لگائے جائیں تاکہ باغ کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہو اور موسم کے مطابق تازہ پھل بھی مل سکے۔

باغیچہ میں درخت لگانے کے بعد حضور متعدد احباب کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ رچمنڈ پارک تشریف لے گئے اور اس کے اس سرسبز و شاداب حصہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک چہل قدمی فرمائی جو Isabella Plantation کہلاتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ ایک مصنوعی چشمہ بہتا ہے جو چند فرلانگ بہنے کے بعد ایک مصنوعی جھیل میں جاگرتا ہے۔ حضور چشمہ کے ساتھ ساتھ جھیل تک تشریف لے گئے اور پھر مغرب سے قبل مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

آج مشن ہاؤس میں محترم جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کی طرف سے جملہ احباب جماعت کے لئے افطاری اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ جملہ احباب نے محمود ہال میں جمع ہوکر روزہ افطار کیا اور سب نے مل کر دلی شام کا کھانا کھایا۔ بعدہٗ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے مسجد میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں

رات دس بجے حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لاکر احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ اور گیارہ بجے تک احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ مجلس میں مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی ظفر بھی حاضر تھے۔ خاصی دیر حضور ان سے اسپین میں تبلیغ اسلام کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ انہوں نے متعدد چشم دید واقعات بیان کرکے بتایا کہ اگرچہ اسپین میں عیسائیت کا اثر غالب ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقہ میں رفتہ رفتہ اسلام کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ جو اسلامی کتب انہیں دی جاتی ہیں انہیں وہ شوق سے قبول کرتے اور پڑھ کر متاثر ہوتے ہیں اور پھر بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں اس طرح ان کے اذہان میں بفضل اللہ تعالیٰ تبدیلی آرہی ہے۔ ان سے اسپین میں تبلیغ اسلام کے حالات سننے کے بعد حضور ایدہ اللہ گیارہ بجے قیام گاہ واپس تشریف لے گئے۔

۲۲ ر ستمبر ۱۹۷۵ء بروز پیر

صبح دس بجے حضور نے دفتر میں تشریف لاکر ڈیڑھ بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور خطوط کے جواب لکھوائے۔ قافلہ کے جملہ ارکان اور مشن ہاؤس کے دفتر کے کارکنان حضور کی زیر ہدایت خطوط کے جواب [illegible] اور ڈاک روانہ کرنے میں مصروف رہے

آج نماز عصر کے بعد حضور سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے تاہم حضور نے ساڑھے چھ بجے سے سات بجے شام تک مشن ہاؤس کے باغیچہ میں چہل قدمی فرمائی۔ اس چہل قدمی میں دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر بھی شریک ہوئے۔ حضور اسی دوران ان سے مختلف امور کے متعلق تبادلۂ خیال فرماتے رہے۔

نماز عشاء ادا کرنے اور کھانا تناول فرمانے کے بعد رات حضور ایدہ اللہ مجلس میں تشریف نہیں لائے۔ تاہم بعض احباب کو قیام گاہ میں طلب فرماکر کچھ دیر ان سے گفتگو فرمائی۔

۲۳ ر ستمبر ۱۹۷۵ء بروز منگل

حضور ایدہ اللہ حسب معمول دس بجے صبح دفتر میں تشریف لاکر ڈیڑھ بجے دوپہر تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور خطوط کے جواب لکھوانے میں مصروف رہے اور جماعتی امور سے متعلق ضروری ہدایات جاری فرمائیں۔ قافلہ کے جملہ اراکین اور دفتر کے کارکنان بھی دفتر میں موجود رہ کر اپنے اپنے مفوضہ فرائض انجام دینے میں مصروف کار رہے۔

آج شام حضور سیر کی غرض سے باہر تشریف نہیں لے گئے۔ البتہ شام سوا چھ بجے سے پونے سات بجے تک مشن ہاؤس کے باغیچہ میں احباب جماعت کے ہمراہ چہل قدمی فرمائی۔ اس دوران حضور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ چہل قدمی سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لندن کی خصوصی مرمت کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسجد فضل لندن سرزمین انگلستان میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ اسے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر احمدی مستورات نے اپنے چندہ سے ۱۹۲۴ء میں بنوایا تھا۔ اور خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان سے لندن تشریف لے جاکر اپنے دست مبارک سے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ چنانچہ گزشتہ نصف صدی سے یہ انگلستان ہی نہیں بلکہ پورے یورپ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا اہم مرکز چلی آرہی ہے۔ چونکہ اس کی تعمیر پر پچاس سال گزر چکے ہیں اس لئے اس کی برجیاں اور بعض دیواروں کے بالائی حصے جو چھت کے قریب ہیں کسی قدر خستہ ہوچکے ہیں۔ موجودہ دورہ میں حضور نے مکرم امام صاحب مسجد لندن کو مرمت کے فوری انتظامات کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس طرح احمدی خواتین نے یورپ میں تعمیر کردہ پہلی مسجد خالصۃً اپنے چندوں سے تعمیر کرائی تھی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ انگلستان نے اب اس کی مرمت کے جملہ اخراجات خود برداشت کرنے کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ چنانچہ تعمیر کی ایک فرم سے معاہدہ کرکے مرمت کا انتظام کیا گیا۔ آجکل مسجد کے گرد دیواروں کے ساتھ چھت تک باڑ کی شکل میں لوہے کے پائپوں کا قالب بنا ہوا ہے تاکہ مرمت کا کام بآسانی کیا جاسکے۔ معماروں نے دیواروں کے اوپر کے حصہ کا بعض جگہ سے پلاسٹر اتار کر اس امر کا اندازہ لگایا ہے کہ دیواروں کو کس حد تک ضعف پہنچا ہے اور یہ کہ کس نوعیت کی مرمت کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں متعلقہ فرم نے کسی ماہر انجینئر سے بھی مشورہ کرنا ضروری سمجھا ہے اس لئے سردست مرمت کا کام رکا ہوا ہے۔

کل شام چہل قدمی سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے بھی مسجد کی دیواروں کا معائنہ فرمایا اور مرمت کے بارہ میں مکرم امام صاحب مسجد لندن کو ضروری ہدایات دیں اور فرمایا جب انجینئر عمارت دیکھنے آئے تو اس کی حضور سے بھی ملاقات کرائی جائے۔ تاکہ حضور اسے مرمت کے سلسلہ میں بعض احتیاطوں سے آگاہ فرماسکیں۔

رات دس بجے حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں مجلس احباب میں رونق افروز ہوئے اور گیارہ بجے تک ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماکر انہیں حقائق و معارف سے مالامال فرماتے رہے۔ گیارہ بجے حضور کے قیام گاہ میں تشریف لے جانے پر یہ ایمان افروز مجلس برخواست ہوئی۔

۲۴ ر ستمبر ۱۹۷۵ء بروز بدھ

آج صبح دس بجے حضور حسب معمول دفتر میں تشریف لائے اور ڈیڑھ بجے دوپہر تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور خطوط لکھوانے میں مصروف رہے۔ آج حضور کی زیر ہدایت محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن اور محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرائیوٹ سیکرٹری تو حضور کے سفر سویڈن کے انتظامات میں مصروف رہے اور اسی طرح محترم شاہد احمد خان صاحب کو بھی اسی تعلق میں بعض امور سرانجام دینے کے سلسلہ میں مصروف رہنا پڑا۔ دفتر میں موجود رہ کر خطوط لکھنے اور ڈاک روانہ کرنے کا کام مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن اور سید اقبال شاہ صاحب نے انجام دیا۔

آج شام پانچ بجے مشہور ہومیوپیتھ ڈاکٹر فولسٹر، محترم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب کی معیت میں حضور کے معائنہ کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ حضور

نے ان سے ساڑھے چھ بجے تک ملاقات فرمائی۔ ڈاکٹر فوبسٹر صاحب نے بعد معائنہ بعض نئی دوائیں تجویز کیں۔

آج رات دس بجے حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں احباب کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور اُن سے گفتگو فرمائی۔ مجلس میں محترم عزیز دین صاحب آف کامران موٹرز اور محترم ملیحہ بشیر الدین صاحب بھی حاضر تھے۔ حضور نے ان سے سویڈن میں عنقریب تعمیر کی جانے والی مسجد اور مشن ہاؤس کے متعلق باتیں کیں اور وہاں کے حالات دریافت فرمائے۔ نیز مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے حضور کی شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی وہ تازہ منظوم دُعا خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جو موصوف نے ربوہ سے ارسال کی تھی۔ (یہ نظم بدر کی گزشتہ ایک اشاعت میں شائع کی جا چکی ہے)

جب مکرم نائب امام صاحب یہ منظوم دُعا پڑھ کر سُنا رہے تھے جملہ حاضر احباب خشوع و خضوع کے ساتھ آمین آمین کہتے جاتے تھے۔ اُس وقت یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ہر ذرّہ حق اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہو کر جھکا ہُوا ہے۔ یہ پُرکیف مجلس دردمندانہ دُعا کے ماحول میں گیارہ بجے شب برخاست ہوئی جبکہ حضور اپنی قیامگاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

[نوٹ: مورخہ ۲۵ ستمبر تا ۲۷ ستمبر تک کی مصروفیات بدر کی گزشتہ اشاعت مجریہ ۱۳ ... میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ اب ۲۸ ستمبر کی مصروفیات درج ذیل ہیں۔ ایڈیٹر]

(گوٹن برگ)

۲۸ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار

آج حضور نے گوٹن برگ میں نہایت مصروف دن گزارا۔ صبح نو بجے حضور نے ہوٹل سکنڈے نیویا میں جہاں حضور ایدہ اللہ قیام فرما تھے یورپ کے جملہ احمدیہ مشنوں کے مبلغین کی کانفرنس کی صدارت فرمائی جس میں تبلیغ اسلام کے موجودہ نظام میں وسعت پیدا کرنے اور یورپ کے مختلف ممالک کی احمدیہ جماعتوں میں تربیت کے نظام کو زیادہ مؤثر بنانے سے متعلق امور زیر غور آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ہر دو قسم کے امور سے متعلق مبلغین کرام کو بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا۔ اس کانفرنس میں جو ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق، مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر، امام مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)، مکرم فضل الٰہی صاحب انوری، امام مسجد فضل عمر ہمبرگ (مغربی جرمنی)، مکرم حیدر علی صاحب ظفر امام مسجد زیورک (سوئٹزرلینڈ)، مکرم سید میر مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک)، مکرم کمال یوسف صاحب اور مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کو شرکت کرنے اور تبلیغی و تربیتی امور سے متعلق حضور ایدہ اللہ کے ارشادات سے مستفیض ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بعد ازاں حضور نے اُن احباب کو جو انگلستان، مغربی جرمنی، ڈنمارک، ناروے اور سویڈن کے مختلف شہروں سے سویڈن میں تعمیر کی جانیوالی پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی غرض سے گوٹن برگ آئے ہوئے تھے علیحدہ علیحدہ شرفِ ملاقات بخشا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بعد دوپہر تک جاری رہا۔

اُسی روز نمازِ عصر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، محترم شاہد احمد خان صاحب، محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن، محترم سید مسعود احمد صاحب امام مسجد زیورک، محترم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک)، محترم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن اور جماعت احمدیہ کوپن ہیگن اور جماعت احمدیہ اوسلو کے بعض احباب کی معیت میں اُس مبارک قطعۂ زمین کے تفصیلی معائنہ کے لئے تشریف لے گئے جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک روز پہلے یعنی ۲۷ ستمبر کو گیارہ بجے قبل دوپہر سویڈن میں تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس قطعۂ زمین کا تفصیلی معائنہ فرمانے اور اس کے نہایت دلکش محلِ وقوع کا جائزہ لینے کے بعد مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کو اس قطعۂ زمین کی صفائی اور زیبائش و آرائش سے متعلق ہدایات سے نوازا۔

حضور زمین کے تفصیلی معائنہ سے فارغ ہونے پر وہاں سے سیدھے گوٹن برگ کے مشن ہاؤس تشریف لے گئے جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے جماعتِ احمدیہ گوٹن برگ کے احباب کے علاوہ گوٹن برگ میں مقیم بہت سے یوگوسلاوین احباب جمع تھے۔ یہ سب یوگوسلاوین احباب ایک عرصہ سے زیرِ تبلیغ تھے اور حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے ازحد مشتاق تھے اور اسی شوق میں اُس روز وہاں کھنچے چلے آئے تھے۔ مشن ہاؤس میں مردوں اور مستورات کے لئے نشست کا علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے متعدد یوگوسلاوین عورتیں بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب مردانہ حصہ میں رونق افروز ہوئے اور یوگوسلاوین احباب کے حضور ایدہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے پر ایک عجیب کیف آور سماں بندھا اور ایک ایسا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا جس کی یاد کبھی دل سے محو نہیں ہو سکتی بلکہ جن خوش نصیبوں نے وہ منظر دیکھا اُس کی یاد ان کے لئے ہمیشہ سرمایۂ افتخار رہے گی۔ حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے پر یوگوسلاوین دوستوں میں خوشی کی ایسی لہر دوڑی کہ ان کے چہرے مسرت و شادمانی سے تمتما اُٹھے اور انہوں نے بلامبالغہ فرطِ مسرت سے جھومنا شروع کر دیا۔ اور حضور سے مصافحہ کے لئے ایسے والہانہ انداز میں آگے بڑھتے کہ ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ ہر ایک ان میں سے حضور کے ساتھ مصافحہ کا شرف حاصل کر کے خوشی سے پھولے نہ سماتا تھا۔ جیسے اُسے دُنیا جہان کی سب سے بڑی دولت میسر آ گئی ہو۔ ان میں سے اکثر کے پاس اپنے کیمرے تھے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ باری باری فوٹو کھنچوائیں تاکہ ہر شخص اس فوٹو کو اس مقدس موقع کی یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ سکے۔ حضور نے ان کی اس خواہش کا احترام فرماتے ہوئے انہیں اس کی اجازت دیدی۔ چنانچہ ان میں سے ہر شخص باری باری اس حال میں آگے آ کر حضور کے ساتھ صوفے پر بیٹھ جاتا کہ خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھل پڑتیں۔ یکدم فلیش لائٹیں چمک اُٹھتیں اور کمرہ کیمروں کی کلک کلک کی آوازوں سے گونج اُٹھتا۔ اسی اثناء میں یوگوسلاوین ماؤں نے زنانہ خانہ سے اپنے اپنے بچے اس درخواست کے ساتھ بھجوانے شروع کر دیئے کہ حضور ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر انہیں برکت بخشیں اور از راہِ ذرہ نوازی ان کے ساتھ فوٹو کھنچوائیں تاکہ بفضل ایزدی ان کے پروان چڑھنے پر یہ یادگاری فوٹو ان کے لئے وجہِ افتخار بن سکیں۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے چھوٹے چھوٹے بچے حضور کی خدمت میں پیش ہونے لگے۔ حضور ان میں سے ہر ایک کو پہلے پیار کرتے، بڑے ہی میٹھے انداز میں ان سے باتیں کرتے اور پھر ان میں سے ایک ایک دو دو کو اپنی گود میں کمال شفقت سے بٹھا لیتے۔ بچوں کے والد اگرچہ حضور کے ساتھ قبل ازیں باری باری فوٹو کھنچوا چکے تھے لیکن وہ بھی حضور کے پیچھے پھر آ کھڑے ہوتے کہ اپنے بچوں کے ہمراہ بھی ان کا فوٹو اُتر جائے۔ جذبہ شوق کے زیرِ اثر حضور ایدہ اللہ کے ساتھ فوٹو کھنچوانے کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ اس تمام عرصہ میں ان یوگوسلاوین دوستوں پر ایسا کیف کا عالم طاری رہا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس عالم میں نہیں ایک اور ہی عالم میں ہیں اور ان کی جانب سے ذوق و شوق اور دلوں کے عشق کا اظہار خدائی تصرف کے ماتحت ہو رہا ہے۔

اس کے بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح جملہ حاضرین نے جن سے مشن ہاؤس کے تمام کمرے بھرے ہوئے تھے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مشن ہاؤس میں ہی جملہ احبابِ جماعت اور دیگر حاضرین کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔ کھانا تناول فرمانے کے دوران اور بعد میں بھی حضور ایدہ اللہ احباب کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرماتے رہے۔ ایک یوگوسلاوین دوست مکرم شعیب موسیٰ صاحب جو نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اپنی اہلیہ کو بیعت کرنے سے اس لئے روکا ہُوا تھا کہ وہ پہلے قرآن مجید پوری صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھ لیں۔ حضور نے اس بارہ میں ارشاد فرمایا کہ حق کھل جانے پر اسے قبول کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اگر آپ کی اہلیہ پر حق کھل گیا ہے اور وہ دل سے صداقتِ احمدیت کی قائل ہو چکی ہیں تو پھر انہیں بیعت فارم پُر کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ دینی تربیت اس کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ برادرم شعیب موسیٰ صاحب نے زنانہ کمرہ کے دروازہ پر اپنی اہلیہ کو حضور کے منشاء سے آگاہ کیا۔ انہوں نے خوشی خوشی بیعت فارم پُر کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے بیعت فارم طلب کیا۔ ان کے بیعت فارم پُر کرنے کی دیر تھی کہ بہت سے دیگر یوگوسلاوین دوستوں اور بہنوں کی طرف سے بھی بیعت فارم دیئے جانے کا مطالبہ ہونے لگا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدائی تصرف کے ماتحت وہ سب پہلے ہی سے بیعت فارم پُر کرنے کے لئے بے تاب تھے۔ یہ بات انہیں کسی صورت گوارا نہ تھی کہ اس مبارک و مسعود موقع پر جبکہ دلوں پر ملائک کا نزول ہو رہا ہے وہ لبیک کہنے سے محروم رہ جائیں۔ انہوں نے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مسابقت فی الخیرات کے جذبہ کے تحت ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بیعت فارم مانگنے شروع کر دیئے۔

انہوں نے اس جذبہ و جوش کے ساتھ بیعت فارم پُر کئے کہ ہر دل پکار اُٹھا کہ دلوں کا بدلنا خدا کے اختیار میں ہے وہ جب چاہتا ہے چشم زدن میں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر کے ان کی کایا پلٹ دیتا ہے اور بسا اوقات وہ لقا کے درجہ پر فائز اپنے بندۂ اخص کی

زبان و بیان میں ایسی برکت رکھ دیتا ہے کہ اُس کی ایک جنبشِ لب لوگوں کی دُنیا بدل کر رکھ دیتی ہے اور وہ سفلی آلودگیوں سے پاک ہوکر عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔ یہی کچھ اُس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس میں ہوا۔ حضور نے قبولِ حق میں دیر نہ کرنے کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہی تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے چودہ یوگوسلاوین باشندوں (چھ مردوں اور آٹھ عورتوں) نے بیعت فارم پُر کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کردیا۔ تمام مجلس میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی اور سب نے ہی تحمید و تمجید کے کلمات دُہرانے شروع کردیئے۔ بلاشبہ یہ لیلۃ القدر کا وہ وقت تھا جو چودہ سعید روحوں کے لئے مطلع الفجر ہوکر انہیں مادہ پرستی کی تاریکی سے آسمانی نور میں لانے کا موجب بنا حتیٰ کہ نزولِ ملائکہ کی پاک تاثیرات کے تحت جملہ حاضرین پر اہتزاز کی حالت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔

جب چودہ مرد اور خواتین بیعت فارم پُر کرچکے تو حضور نے بیعت کرنے والے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:—

"بیعت میرے ساتھ نہیں بلکہ خدائے قادر و قدوس کے ساتھ ایک عہد ہے جو آپ نے اس وقت باندھا ہے۔ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام دنیا بھر میں غالب آئے گا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق وہ زمانہ آگیا ظہور مہدی علیہ السلام کی دوسری صدی جس کے شروع ہونے میں پندرہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ آپ نے غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد کرنے اور قربانیاں پیش کرنے کے لئے آج اپنے خدا سے عہد کیا ہے" —— اس ارشاد کے بعد حضور نے نہایت مخلص یوگوسلاوین احمدی برادرم جناب عزت ادلی وِچ کو جو ترجمان کے فرائض انجام دے رہے تھے ہدایت فرمائی کہ وہ یہ بات نو مبائعین تک پہنچا دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نو مبائع احمدی بھائیوں کو مخاطب کرکے اُن تک یوگوسلاوین زبان میں حضور کا یہ ارشاد سُنایا۔ سب نے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے حضور سے استقامت کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں جناب عزت ادلی وِچ صاحب نے زنانہ کمرے کے دروازے پر جاکر ان بہنوں کے سامنے بھی جنہوں نے بیعت فارم پُر کئے تھے۔ یوگوسلاوین زبان میں حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کو دُہرایا۔ اس کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھاکر لمبی پُرسوز دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ یہ ایک خاص دُعا تھی جو دلوں کو سکینت و طمانیت سے بھرنے کا موجب بنی۔ دُعا کے بعد بھی قلبی تاثر کے زیرِ اثر سب کی آنکھیں نمناک تھیں اور لب مالکِ حقیقی کی ستائش میں جنبش کر رہے تھے۔ بلاشبہ خوش قسمت ہیں وہ احباب جنہیں اس مجلس اور اس کے اختتام پر ہونے والی دُعا میں شرکت کی توفیق ملی۔

دُعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے یوگوسلاوین احباب سمیت جملہ حاضر احباب کو ایک دفعہ پھر شرفِ مصافحہ بخشا اور حضور نَو بجے رات کے بعد مشن ہاؤس سے ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لے آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سویڈن میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کے سب سے پہلے طیّب و شیریں ثمر سے نوازکر دلوں کو خوشی و مسرت سے بھر دیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

گوٹن برگ میں سویڈن کی پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب اور اسکی تفصیل!

امتیازی خصوصیات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جس مسجد کی اپنے دستِ مبارک سے بنیاد رکھی ہے اُس کی یہی ایک مہتم بالشان خصوصیت نہیں ہے کہ یہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے حمد اور عزم پر مشتمل پندرہ سالہ پروگرام کے پہلے طیّب و شیریں ثمر کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ یہ بفضلِ اللہ تعالیٰ کئی اور خصوصیات کی بھی حامل ہے جو اس کی شان کو بہمہ وجوہ اور بھی زیادہ دوبالا کرتی ہیں۔ اوّل تو یہ یورپ کی سرزمین پر تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں تشریف لے جاکر خود اپنے دستِ مبارک سے رکھی ہے۔ دوسرے اسے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے دس سال بعد ۱۹۲۴ء میں لندن شہر میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھوائی تھی اور جو بعد ازاں پورے یورپ میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا مرکز بنی۔ اسی طرح ۱۹۶۵ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے ٹھیک دس سال بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یورپ ہی میں ایک مسجد کی بنیاد رکھوائی ہے۔ اور یہ انشاء اللہ العزیز سکنڈے نیوین ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے میں تبلیغِ اسلام کا اہم مرکز ثابت ہوگی۔ تیسرے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن کی مسجد "نصرت جہاں" کے بعد یہ سکنڈے نیویا میں تعمیر کی جانے والی دوسری مسجد ہے اور اسکی تعمیر مکمل ہونے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد سات ہو جائے گی۔ کیونکہ لندن (انگلستان) دی ہیگ (ہالینڈ) ہمبرگ (مغربی جرمنی) فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) زیورک (سوئٹزرلینڈ) اور کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں جماعت احمدیہ بفضلِ اللہ تعالیٰ پہلے ہی مساجد تعمیر کرچکی ہے۔ جنہیں اپنے اپنے ملک یا اپنے اپنے شہر میں سب سے پہلی مسجد ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہے یہ نئی مسجد بھی نہ صرف گوٹن برگ شہر میں بلکہ پورے سویڈن میں تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد ہوگی۔ پھر جس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر انگلستان اور ہالینڈ کی مساجد احمدی مستورات نے خالصۃً اپنے چندوں سے تعمیر کرائی تھیں، اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے صرف انگلستان، امریکہ اور سکنڈے نیویا کی جماعتہائے احمدیہ ہی اس مسجد کا پورا خرچ اپنے چندوں سے پورا کریں گی۔ پاکستان سمیت اور کسی جماعت کا کوئی پیسہ اس پر خرچ نہیں ہوگا۔

محلِ وقوع

جس قطعۂ زمین پر یہ مسجد تعمیر کی جارہی ہے۔ اس کا رقبہ ساڑھے دس کنال ہے اور یہ گوٹن برگ شہر (جو سویڈن کی بہت معروف بندرگاہ ہے) کے ہیگس بوہیڈن

(Hogs Bohojden)

نامی علاقہ میں ٹولو سکیلنگ گاٹن

(Skilling Gatan)

نامی سڑک پر ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے۔ یہ پہاڑی شہر کے آباد علاقہ میں ہے اور یہاں کی ایک شاہراہ عین اس کے پاس سے گزرتی ہے۔ اس پر سے شہر کا اکثر حصہ نظر آتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس یہ مسجد بھی اونچی جگہ پر واقع ہونے کی وجہ سے دُور دُور سے نظر آئے گی۔

الغرض مسجد نہایت ہی باموقع قطعۂ زمین پر تعمیر کی جارہی ہے۔ اس سے اس علاقہ میں توحید کے قیام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام میں بھی مدد ملے گی اور یہ علاقہ کی خوبصورتی اور زینت میں بھی اضافہ کا موجب ثابت ہوگی۔

شرکت کرنیوالے احباب

سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کے لئے ۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء ہفتہ کا دن مقرر کیا گیا تھا اور یہ مبارک تقریب حسب پروگرام اُس روز گیارہ بجے قبل دوپہر عمل میں آنا تھی چنانچہ سکنڈے نیوین ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کے مختلف علاقوں سے ہی نہیں بلکہ انگلستان، مغربی جرمنی اور سوئٹزرلینڈ اور یورپ کے بعض دیگر ممالک سے احباب اس تقریب میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے غرض سے ایک روز قبل ہی ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور ٹرینوں کے ذریعہ گوٹن برگ پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ قافلہ ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کی درمیانی رات ڈیڑھ بجے لندن سے موٹروں اور بحری جہازوں میں سفر کرتے ہوئے گوٹن برگ تشریف لائے بیرونی ممالک سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ۲۷ ستمبر کو سنگِ بنیاد کی تقریب عمل میں آنے کے وقت تک جاری رہا —— موٹروں کی کثرت اور بہت بڑی تعداد میں احبابِ جماعت کی تشریف آوری کی وجہ سے وہاں اس قدر چہل پہل تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ زندگی سے یکسر معدوم ہونے کے باعث پہاڑی کے اس سنسان حصہ کی قسمت جاگ اُٹھی ہے اور خدا تعالیٰ اسے اپنے انوار و برکات کا مورد بنانے والا ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی متوقع تشریف آوری اور گوٹن برگ میں سویڈن کی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی خبریں یہاں کے اخبارات میں کئی روز سے شائع ہورہی تھیں اس لئے گوٹن برگ کے بہت سے شہری اور گوٹن برگ میں مقیم بعض مسلم ممالک کے باشندے بھی خاصی تعداد میں وہاں آئے ہوئے تھے۔ ریڈیو اور پریس کے نمائندے بھی اس موقع پر موجود ہوئے تھے۔ نیز ٹریفک کا نظام درست رکھنے اور مناسب مقامات پر کاریں پارک کرانے کے لئے پولیس کے سپاہی بھی وہاں ڈیوٹی پر متعین تھے۔

نصرتِ الٰہی کا درخشندہ نشان

مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کے روز اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک درخشندہ نشان ظاہر ہوکر احباب کے لئے خاص رنگ میں ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ اور وہ اس طرح کہ گوٹن برگ میں دو روز سے مسلسل بارش ہورہی تھی اور محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے بموجب ۲۷ ستمبر کو بھی بارش کا سلسلہ جاری رہنا تھا۔ اس لئے احبابِ جماعت اور خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فکرمند تھے کہ بارش کی وجہ سے سنگِ بنیاد کی تقریب میں کوئی رخنہ نہ واقع ہو۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ اور احباب اُس روز موسم خوشگوار ہونے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت اور فضل کے نشان کے طور پر دُعائیں قبول فرمائیں۔ سو الحمد للہ ۷۔ ۲ستمبر کا دن اِس حال میں طلوع ہُوا کہ بادلوں کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ اور نہایت ہی خوشگوار دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ تاہم بارش کے امکان کے پیشِ نظر جس جگہ حضور نے سنگِ بنیاد نصب فرمانا تھا اُس پر شامیانہ لگادیا گیا تھا۔ دُعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں موسم کو غیر معمولی طور پر خوشگوار پاکر احباب از حد مسرور ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالائے۔

سنگِ بنیاد کی مبارک تقریب

حسب پروگرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اُس روز (۷۔ ۲ستمبر) گیارہ بجے قبل دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، محترم شاہد احمد خان صاحب محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن اور محترم سعید احمد صاحب جسوال کی معیّت میں موٹر کاروں کے ذریعہ ہوٹل سکنڈے نیویا سے روانہ ہوکر گیارہ بجکر دس منٹ پر اُس جگہ تشریف لائے جہاں مسجد تعمیر ہونی تھی۔ حضور کے وہاں پہنچنے پر مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن اور مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ گوٹن برگ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا حضور جب اُن کی معیّت میں اُس جگہ تشریف لائے جہاں حضور نے سنگِ بنیاد نصب فرمانا تھا تو احباب جماعت سے جو سینکڑوں کی تعداد میں وہاں جمع تھے اللہ اکبر۔ حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، اسلام زندہ باد، محسنِ انسانیتؐ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگاکر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا جب احباب جماعت اور نومسلم احمدی بہنوں کے درمیان اُس جگہ آکر کھڑے ہوئے جہاں حضور نے سنگِ بنیاد نصب فرمانا تھا تو مکرم نصیر الحق صاحب ابن محترم مولوی ابو المنیر نورالحق صاحب نے سورۃ البقرہ کے چودھویں رکوع کی اُن آیات کی بہت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کی جو بیت اللہ شریف کی بنیادیں اُٹھاتے وقت حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی بعض دُعاؤں پر مشتمل ہیں۔ جب یہ آیات تلاوت کی جارہی تھیں تو احباب پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ اور وہ دھیمی آوازوں میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی ان دُعاؤں پر آمین کہتے جاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس خانۂ خدا کی تعمیر کے تعلق میں ان دُعاؤں کو ہمارے حق میں بھی قبول فرمائے۔ اور یہ مسجد اُس کے فضل کے نتیجہ میں سکنڈے نیویا میں اشاعتِ اسلام کا اہم مرکز بنے۔

تلاوت کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن نے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ کا نصف حصہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعا کی ہوئی تھی۔ یہ اینٹ لندن کے مکرم جناب عزیز دین صاحب نے قادیان سے حاصل کرکے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس پر دُعا کرا کے اپنے پاس محفوظ رکھی ہوئی تھی۔ بعدازاں انہوں نے یہ اینٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی تھی اور حضور نے اس پر دُعا کرنے کے بعد ارشاد فرمایا تھا کہ اسے کمال یوسف صاحب کو دیدیا جائے اور جب مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں منارہ کی تعمیر عمل میں آئے تو اُس کی بنیاد میں یہ اینٹ نصب کی جائے۔ اُس وقت سے یہ اینٹ مکرم کمال یوسف صاحب کی تحویل میں تھی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے اس تاریخی اینٹ کا نصف حصہ اُس وقت مسجد گوٹن برگ کی بنیاد میں نصب فرمانے کیلئے پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ اینٹ ہاتھ میں لینے کے بعد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی دُعا بلند آواز سے پڑھتے ہوئے اکڑوں بیٹھ کر پہلے ایک چمکدار کانڈی سے (جو مکرم عبد الغنی صاحب آف اوسلو نے پیش کی) بنیاد میں سیمنٹ پھیلائی اور پھر دُعائیں کرتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے اُس مبارک اینٹ کو بنیاد میں نصب فرمایا اور پھر یہ اعلان فرماتے ہوئے کہ حضور نے اپنے دائیں ہاتھ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ انگوٹھی پہنی ہوئی ہے جس پر اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کا الہام کندہ ہے، اپنے داہنے ہاتھ کو اُس نصب کردہ اینٹ پر اِس طرح رکھا کہ اُس مقدس انگشتری کا نگینہ اینٹ پر ٹکا ہوا تھا۔ حضور اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے زیرِ لب کچھ دیر دُعائیں کرتے رہے۔ اُس وقت جملہ احباب بھی چاروں طرف کھڑے عجز و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں مصروف تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں کے درمیان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب عمل میں آئی۔

حضور جب بنیادی اینٹ نصب فرما چکے تو ایک اینٹ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمائی۔ بعدازاں بعض دیگر احباب اور بہنوں کو بھی حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک ایک اینٹ بنیاد میں نصب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جن احباب نے اس موقع پر بنیاد میں اینٹیں نصب کیں علی الترتیب ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

(۱) نمائندہ جماعت احمدیہ سویڈن جناب سیف الاسلام محمود ارکسن صاحب (۲) نمائندہ جماعتِ احمدیہ ناروے جناب نور احمد بولستاد صاحب (۳) نمائندہ جماعتِ احمدیہ ڈنمارک جناب عبد السلام صاحب میڈسن (۴) نمائندہ یوگوسلاویہ جناب شعیب موسیٰ صاحب، امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن جناب کمال یوسف صاحب، مبلغ گوٹن برگ جناب منیر الدین احمد صاحب، پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوسلو جناب قمر الشیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انسچین جناب مکرم الٰہی صاحب ظفر، امام مسجد محمود زیورک جناب سید مسعود احمد صاحب، امام مسجد نور فرانکفورٹ جناب فضل الٰہی صاحب انوری، جناب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، مسز مبارکہ صاحبہ اہلیہ جناب عبد السلام صاحب میڈسن صدر لجنہ اماء اللہ ڈنمارک، مسز نادرہ اہلیہ جناب عزت ادلی ورچ صاحب آف یوگو سلاویہ صدر لجنہ اماء اللہ گوٹن برگ، اور مسز طیبہ الٰہی صاحبہ آف ڈنمارک صدر لجنہ اماء اللہ کوپن ہیگن۔

جب یہ سب بھائی اور بہنیں بنیاد میں اینٹیں نصب فرماچکے تو آخر میں حضور ایدہ اللہ نے جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن کو طلب فرماکر انہیں ہدایت فرمائی کہ آخری اینٹ وہ اپنے ہاتھ سے نصب کریں چنانچہ آخری اینٹ رکھنے کا اعزاز آپ کو حاصل ہُوا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے اُردو اور پھر انگریزی میں فرمایا میں اس وقت کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا البتہ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس مسجد پر جو رقم بھی خرچ ہوگی وہ انگلستان، امریکہ اور سکنڈے نیوین ممالک کی جماعتہائے احمدیہ مل کر اپنے چندوں سے پُورا کریں گی۔ اور پاکستانی جماعتوں کی ایک پائی بھی اس پر خرچ نہیں ہوگی۔ انہیں اس کے اخراجات سے کلیۃً کوئی سروکار نہ ہوگا۔ البتہ اس خانۂ خدا کی تعمیر اور یورپ کے اس خطہ میں اسلام کی اشاعت سے انہیں دلچسپی ہے اور وہ کم نہیں ہوگی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

اس وضاحت کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھا کر اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ جونہی دُعا ختم ہوئی تمام فضا ایک دفعہ پھر اللہ اکبر، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد کے پُرجوش و پُرمسرت نعروں سے گونج اُٹھی اور احباب یورپ میں ساتویں مسجد کی تعمیر شروع ہونے پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور احسانوں پر از حد خوش تھے اور زبانِ حال سے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور احسانوں پر از حد خوش تھے اور زبانِ حال سے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گارہے تھے۔ اس طرح گوٹن برگ میں خانۂ خدا کا سنگِ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دُعاؤں کے درمیان عمل میں آئی۔ اور خوشی و مسرت کے والہانہ اظہار پر اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

مسجد کے خوشنما ماڈل کا معائنہ

سنگِ بنیاد کی مبارک تقریب عمل میں آنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سویڈن کے مشہور تعمیراتی ادارہ "وائٹ انٹرنیشنل" کے چیف آرکیٹیکٹ مسٹر فلِس نلسن (جنہوں نے مسجد اور مشن ہاؤس کا ڈیزائن اور نقشہ تیار کیا ہے اور جو اپنے عملہ کے ساتھ سنگِ بنیاد کی تقریب میں آئے ہوئے تھے) اور مسجد کی تعمیر کے کنٹریکٹر مسٹر گارسٹڈ (Mr. Garstadt) کی معیت میں مسجد اور مشن ہاؤس کا خوبصورت ماڈل جو ایک میز پر سجا ہُوا تھا ملاحظہ فرمایا۔ انہوں نے نقشوں کی مدد سے مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے مختلف مرحلوں اور مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ حضور ان کے ساتھ بہت خوش دلی سے گفتگو فرماتے رہے۔ چیف آرکیٹیکٹ مسٹر فلِس نلسن نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ آج خلافِ توقع موسم بہت خوشگوار رہا اور تمام وقت دھوپ نکلی رہی جس کی وجہ سے تقریب بآسانی عمل میں آسکی۔ اس پر حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کل خراب موسم دیکھ کر میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی تھی کہ اگلے روز ایسا موسم ہو جس میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب بہت سہولت اور آسانی سے انجام پذیر ہوسکے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دُعا کو قبول فرماکر آج موسم کو خوشگوار بنادیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں کے ذریعہ ہی اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اُس روز صبح سے بعد دوپہر تک خوب دھوپ نکلنے اور موسم نہایت خوشگوار رہنے کے بعد سہ پہر کو پھر مطلع ابر آلود ہوگیا اور سرد ہوائیں چلنے کے ساتھ ساتھ بارش برسنے لگی جس کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس روز اُس وقت تک موسم خوشگوار رکھا جب تک کہ سنگِ بنیاد کی تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر نہ ہوگئی اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں بآرام بسہولت واپس نہ پہنچ گئے۔

چیف آرکیٹیکٹ اور کنٹریکٹر نے اس امر پر حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی کہ حضور کو شہر کے آباد اور خوبصورت (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ ہو)

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اُن سے اعزاز معمور طرزِ تخاطب

محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

(۳)

وہ لوگ جو حضور کو کافر کہتے تھے اور دن رات مخالفت میں بسر کرتے تھے ان کو بزرگوں کے گروہ کہنا بڑے دل گردے کا کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حوصلے کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ یہ لوگ حضور کے خون کے پیاسے تھے۔ حضور کے کام کو نابود کرنا چاہتے تھے۔ حضور سے نہ صرف ٹھٹھا کرتے تھے بلکہ گالیاں دیتے تھے اور گالیاں بھی غلیظ قسم کی۔ لیکن حضور اس خیال سے کہ آخر یہ لوگ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اُن کا احترام کرتے تھے ایک فارسی شعر میں حضور فرماتے ہیں۔

اے دل تو نیز خاطرِ اِیناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٔ حبِّ پیغمبرم

یعنی اے میرے دل تو ان کا خیال رکھ کیونکہ یہ میرے پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں۔

میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام علماء کرام کی بڑی قدر کرتے تھے اور انہیں عزت کے الفاظ میں یاد فرماتے تھے۔ صرف عزت ہی نہیں بلکہ ان سے محبت کرتے تھے حضور نے مولوی عبدالجبار صاحب کو ایک خط تحریر فرمایا اس خط کو مشفقی اخویم مولوی عبدالجبار صاحب سے شروع کیا اور حضور نے یہ جانتے کے باوجود کہ مولوی صاحب نے مباہلہ کا اشتہار دلوایا ہے۔ مشفقی اخویم کے محبت بھرے الفاظ استعمال فرمائے۔ خط کی چند سطریں ملاحظہ فرمائیے مامور من اللہ کے سوا خلقِ خدا سے اتنا پیار کون کرسکتا ہے۔

"مشفقی اخویم مولوی عبدالجبار صاحب السلام علیکم ایک اشتہار جو عبدالحق کے نام سے جاری کیا گیا ہے جس میں مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ کل کی ڈاک میں مجھ کو ملا چونکہ میں نہیں جانتا کہ عبدالحق کون ہے۔ آیا کس گروہ کا مقتدی یا مقتدا ہے۔ اس وجہ سے آپ ہی کی طرف خط ہذا لکھتا ہوں۔ اس خیال سے کہ میری رائے میں وہ آپ ہی کی جماعت میں سے ہے۔ اور اشتہار بھی دراصل آپ ہی کی تحریک سے لکھا گیا ہوگا

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل صفحہ ۲۰۲)

اپنے دعویٰ پر غور کرنے کے لئے جس عجز و انکسار سے حضور لوگوں کو دعوت دیتے تھے اس کی ایک جھلک اس اشتہار سے ملتی ہے۔ جو حضور نے دہلی میں ۱۸۹۱ء میں شائع فرمایا۔ اس اشتہار کا عنوان اور پہلی چند سطریں میں آپ کو سناتا ہوں۔ عنوان ہے۔

ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابل توجہ جمیع مسلمانان انصاف شعار و حضرات علمائے نامدار"

اور یہ اشتہار یوں شروع ہوتا ہے

"اے اخوان مؤمنین اے برادران مکنائے دہلی و متوطنانِ ایں سرزمین!!

بعد سلام مسنون و دعائے درویشانہ آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لئے آپ کے شہر میں مقیم ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۴۸)

حضور مسلمانوں کو آلِ محمدؐ سمجھتے تھے اور ان کو ہر جگہ سرسبز و شاداب دیکھنا چاہتے تھے۔ حضور اس یقین سے پُر تھے کہ فتح آلِ محمدؐ ہی کی ہے دوسرے مذاہب کے پیرو جتنا چاہیں زور لگائیں ترقی اسلام ہی کی ہوگی۔ اور قدم آگے کی طرف آلِ محمدؐ کا ہی بڑھے گا۔

"فتحِ اسلام" اشتہار میں جو ۱۸۹۴ء میں شائع کیا گیا حضور فرماتے ہیں "آج سے تیرہ سو برس پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جس کا حصول اور مدعا یہ ہے کہ اس مہدی معہود کے وقت جو آخری زمانہ میں آنے والا ہے مہدی کے گروہ اور عیسائیوں کا ایک مباحثہ واقعہ ہوگا۔ اور آسمانی آواز یعنی آسمانی نشانوں اور علامتوں اور قرائن سے یہ ثابت ہوگا کہ الحق مع آلِ محمدؐ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ جو آل کی طرح ہیں اور اس کے وارث ہیں حق پر ہیں اور شیطانی مکائد سے جا بجا یہ آواز آئے گی کہ "الحق مع آلِ عیسیٰ" یعنی جو عیسیٰ کے لوگ کہلاتے ہیں وہ حق پر ہیں مگر آخر خدا تعالیٰ کھول کر دکھلا دے گا کہ آلِ محمدؐ ہی حق پر ہے اور دینِ اسلام ہی کی فتح ہے"

اشتہار فتح اسلام بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۵)

اس سلسلہ میں ایک اور اشتہار شائع کیا گیا جس کا عنوان تھا۔

"الحقُّ مع آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۶
اشتہار ۱۸۹۴ء)

"آلِ محمدؐ" کے متعلق حضور کا یہ فارسی مصرعہ بھی قابلِ غور ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

"حاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است"

جمعہ کی تعطیل کا سوال پیدا ہوا تو حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کا پورا پورا ساتھ دیا۔ شہرت پسند لوگوں کا جو طریق ہے کہ کام میں اپنے نام کی سب سے زیادہ اہمیت مدِّنظر ہوتی ہے حضور کا طریق کار اس سے مختلف تھا۔ اور زیادہ مؤثر بھی۔ تعطیل کے متعلق حضور کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"جمعہ کی تعطیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد اے برادرانِ دین و عزیزانِ شرعِ دینِ متین آپ کو معلوم ہوگا کہ میں نے پہلے اس سے محض ہمدردی دینِ اسلام کی نیت سے گورنمنٹ میں ایک عرضداشت مسلمانوں کی طرف سے بھیجنے کی نیت کی تھی اور یہ چاہا تھا کہ جو مخالفوں کی طرف سے تحقیر اور توہین ہمارے سیّد و مولیٰ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو رہی ہے اور نا خدا ترس مخالف انواع اقسام کی بے جا تہمتیں اور بے اصل بہتان اس سید المعصومین پر لگا رہے ہیں اور سب و شتم اور سخت زبانی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ اس کے روکنے کے لئے کوئی احسن انتظام ہو جائے۔ یہ انتظام نیا تھا کہ نہ صرف اسلام کو مفید تھا اور بلکہ ہر ایک گروہ اس سے فائدہ اُٹھا سکتا تھا۔ اور اس سرگرمی سے یہ اشتہار شائع کئے گئے کہ چند روز میں پانچ ہزار سے کچھ زیادہ مسلمانوں کے دستخط ہو کر میرے پاس پہنچ گئے چنانچہ دو ہزار تک کے دستخط کا ہونا میں پہلے ہی شائع کر چکا ہوں اور بعد میں جو دستخط پہنچے ان کے ملانے سے پانچ ہزار کی نوبت پہنچی اور مجھے یقین تھا کہ اگر یہ کام دو ماہ تک بھی ہمارے ہاتھ میں رہتا۔ تو پچاس ہزار یا ساٹھ ہزار تک بڑی آسانی سے عرضداشت پر مسلمانوں کے دستخط ہو جاتے اور تین چار ماہ تک یقینی اور قطعی امر تھا کہ ایک لاکھ معزز مسلمانوں کے دستخط ہو کر درخواست کو گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کیا جاتا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم
صفحہ ۲۱۶ و صفحہ ۲۱۷)

اسی سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:۔

"اس لئے ضرورت ہے کہ ہر ایک مسلمان گورنمنٹ سے اس حق کے طلب کرنے کے لئے اس درخواست پر دستخط کرے جو اس غرض سے گورنمنٹ میں بھیجی جائے گی جس کی ایک نقل آپ کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے۔ اور یاد رکھیں کہ یہ نہایت مبارک کام ہے۔ اور اس کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہوگا کہ جمعہ کی تعطیل سے نماز کی طرف مسلمانوں کو خاص توجہ پیدا ہو جائے گی اور کروڑہا آدمی مساجد میں داخل ہو کر تمام ملک کی مساجد کو آباد کریں گے۔ اسلامی شوکت بھی ظاہر ہوگی اور بہت سے ایسے نیک نتیجے نکلیں گے جن کی تحریر مبسوط بیان کو چاہتی ہے۔

(مجموعہ اشتہار جلد دوم صفحہ ۲۲۱)

ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جملہ مسلمانوں سے یہ سلوک اور دوسری طرف مسلمانوں کے فتاویٰ تکفیر اور سب و شتم ــــ!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار مباہلہ دیا اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے مخالفت میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی تھی۔ اشتہار مباہلہ کی چند سطریں بھی ملاحظہ فرمائیں حقیقت یہ ہے کہ

جو کچھ علماء فقراء اور سجادہ نشینوں نے کہا تھا وہ اس قابل نہیں کہ اسے زبان پر لایا جائے اس کا اندازہ ہر طرف اسی سے لگایا جا سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار مباہلہ میں تحریر فرمایا ہے یا اپنی کتب میں بعض دوسری جگہوں پہ۔ اخلاق سے گر کر انسان کیسے تاریک گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ اور اندھی مخالفت میں کیسی کیسی حرکتیں کرتا ہے اور کیسے کیسے الفاظ منہ پر لاتا ہے یہ ان دنوں کے علماء کرام کی ایسی تحریروں سے پتہ چلتا ہے جو حضور کے خلاف لکھی گئیں۔ اب اشتہار مباہلہ کی عبارت کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

"بغرض دعوت ان مسلمان مولویوں کے جو اس عاجز کو کافر اور کذّاب اور مفتری اور دجّال اور جہنمی قرار دیتے ہیں۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

چونکہ علماء پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر اور تکذیب حد سے زیادہ گذر گیا ہے۔ اور نہ فقط علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ایسا ہی ان مولویوں کے اغواء سے ہزارہا ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ یہود اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہیں .... یہ سراسر افتراء ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلامی سے منکر ہیں۔ یا صوم صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں۔ اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکروں کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرہ یقین رکھتے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۔۔)

اس اشتہار میں حضور نے فرمایا:-

"اب اے مخالف مولویو اور سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فئہ قلیلہ ہے۔ اور اس وقت تک شاید چار ہزار یا پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔"

(صفحہ ۲۸۱ و صفحہ ۲۸۲)

ایک مامور من اللہ ہی اس یقین کے ساتھ اپنی اور اپنی جماعت کی ترقیات کا ذکر کر سکتا ہے اور اس بات کو تحدی کے ساتھ پیش کر سکتا ہے کہ اگر اس کا سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تباہ و برباد ہو جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تحدی کو پیش کرنے کے لئے یہ دعا بھی فرمائی کہ اے خدا اگر تیری نظر میں میں مفتری ہوں تو تو میرے کاروبار کو تباہ کر دے اور میرے دشمنوں کو خوش کر دے۔ لیکن یہ الٰہی سلسلہ ترقی کرتا چلا گیا ترقی کرتا جا رہا ہے اور ترقی کرتا جائے گا۔ نہ کوئی پہلے اس کا کچھ بگاڑ سکا ہے اور نہ اب بگاڑ سکے گا۔ الزام تراشیاں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ہوا کے ذروں کی طرح اڑا کر رکھ دے گا۔

آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ حضور نے کس طرح اپنے متعلق عاجزی اور انکساری کا اظہار فرمایا۔ اور دوسروں کا اعزاز کیا۔ اشد مخالف کو بھی عزت کے لفظ سے یاد کیا انہیں مسلمان مومن بزرگ۔ بزرگوں کا گروہ۔ دانشمند اسلام کے سچے محب مومنوں کے آثار باقیہ نیک لوگوں کی ذریت قوم کے منتخب لوگ۔ بزرگانِ دین اور عباد اللہ الصالحین کے الفاظ سے یاد فرمایا۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں نے اپنی کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے حضور پر یہ الزام لگایا کہ حضور نے ان کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں اس حقیقت کے باوجود کہ دنیوی وجاہتیں کی روحانی بلندیوں کے سامنے کوئی وقعت نہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود گالیاں سن کر دعائیں دیں اور دکھ پاکر آرام پہنچایا بلکہ اپنی جماعت کو نصیحت کے طور پر بلکہ وصیت کے طور پر فرمایا کہ گالیاں سنیں اور دعائیں دیں دکھ پاکر صبر کریں اور آرام پہنچائیں حضور نے اشتہار واجب الاظہار میں فرمایا:-

"میرے دوستو! اس اصول کو محکم پکڑو ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے۔ اور بردباری سے گہرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے۔ مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ سختی کے مقابل سختی کرکے کسی مفسدہ کو پیدا کریں یہ تو وہ وصیت ہے کہ جو ہم نے اپنی جماعت کو کر دی اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے۔"

(اشتہار واجب الاظہار
مجموعہ اشتہارات نمبر ۲ صفحہ ۔۔)

بیعت کے الفاظ ایک ایسی چیز ہیں جو اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک کہ احمدیت قائم رہے گی۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت قیامت تک قائم رہے گی انشاء اللہ

بیعت میں ایک شق یہ ہے کہ

"یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔"

یہ الفاظ قیامت تک قائم رہیں گے اور ان کے مطابق قیامت تک ہر احمدی کا فرض رہے گا کہ مسلمانوں کو کسی نوع کی تکلیف نہ دیں بلکہ ان سے ہمدردی کریں۔

حضرات! میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ایک ایسے پہلو کے متعلق آپ کے سامنے چند باتیں پیش کی ہیں جو اس سے پہلے نمایاں طور پر احباب کے سامنے نہیں آئیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک آدھ موقع پر ضرورت حقہ کے مطابق کوئی سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ حضور نے اپنے مخالفین سے خطاب میں سختی برتی ہے۔ سینکڑوں مقامات میں سے میں نے صرف چند ایک ایسی عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں جہاں حضور نے انتہائی مخالفت کے باوجود اپنے مخالفین کے لئے عزت کے القاب استعمال کئے ہیں اور ان کی ایذا رسانی کے باوجود ان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ بلکہ ہمارا بھی فرض قرار دیا ہے کہ ہم گالیاں سنیں اور دعائیں دیں دکھ اٹھائیں اور آرام دیں اور مسلمانوں کو کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیں۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح۔ حضور نے مسلمانوں پر ایسا احسان فرمایا ہے کہ تا قیامت وہ اس کا بدلہ نہ چکا سکیں گے۔ کاش وہ حضور کی زندگی کے اس پہلو پر غور فرمائیں اور اس سے سبق حاصل کریں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

درخواست ہائے دعا

○ — محترم خادم بشیر احمد صاحب شاکر لندن سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"درویشان و بزرگان سلسلہ احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا سفر براستہ ربوہ و قادیان بابرکت کرے اور خیر و عافیت سے واپس لائے آمین میری اہلیہ میری ہمسفر ہونگی انشاء اللہ نیز ان دنوں کچھ الجھنوں اور ذمہ داریوں میں پھنسا ہوا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے ان پریشانیوں اور مشکلات سے احسن طریق پر سرخرو فرمائے آمین"۔

تمام احباب جماعت سے موصوف کے اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ایڈیٹر بدر)

● — خاکسار کے بھائی مبارک احمد صاحب امسال M.B.B.S فائنل کا امتحان دے رہے ہیں اس کی نمایاں کامیابی کے لئے نیز ان کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مزمل احمد خان بوکارو

قسط نمبر (۱)

نتیجہ دینی نصاب ۱۹۷۵ء

کتاب "ختم نبوت کی حقیقت"

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں جن دوستوں نے "ختم نبوت کی حقیقت" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۳-۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء کا امتحان دیا تھا اُن کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ امتحان کے کل ۱۰۰ نمبر تھے جن میں سے ۳۳ نمبر حاصل کرنے والے کامیاب قرار دئے گئے ہیں۔ اوّل، دوم، سوم آنے والے دوستوں کے نام بعد میں شائع کئے جائینگے۔ کامیاب ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ انکی کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش	۶۵
۲	" بشیر احمد صاحب گنٹیالیاں	۵۶
۳	" محمد یعقوب صاحب جاوید	۵۳
۴	" منور احمد صاحب چیمہ	۵۳
۵	" عبدالباسط صاحب قمر بیجاپوری	۵۲
۶	" چوہدری محمد طفیل صاحب درویش	۵۲
۷	" محمود احمد صاحب مبشر	۵۲
۸	" عبدالرحیم صاحب دیانت	۵۲
۹	" منصور احمد صاحب چیمہ ناصر آبادی	۵۱
۱۰	" محمد شریف صاحب گجراتی	۵۱
۱۱	" امیر حسین انصاری صاحب	۵۰
۱۲	" صوفی علی محمد صاحب حلاز	۴۶
۱۳	" نورالدین صاحب انجم دہلوی	۴۳
۱۴	" بشیر احمد صاحب خادم درویش	۳۹
۱۵	" شریف احمد صاحب ڈوگر	۴۰
۱۶	" مبشر احمد صاحب حیدرآبادی	۴۹
۱۷	" فرید احمد صاحب رفیق جلیبی	۴۶
۱۸	" عبدالحفیظ صاحب عاجز	۴۱
۱۹	" مرزا انور احمد صاحب نوری	۳۳
۲۰	مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ بانگروی	۶۸
۲۱	" ساجدہ رحمٰن صاحبہ	۶۳
۲۲	" سلیمہ بیگم صاحبہ	۶۵
۲۳	" صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ	۶۸
۲۴	" بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ	۵۸
۲۵	" امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم	۵۶
۲۶	" امۃ النصیر صاحبہ نیاز	۶۲
۲۷	" نصرت بیگم صاحبہ بارد	[illegible]
۲۸	" ناصرہ بیگم صاحبہ ڈوگر	۵۱

جماعت احمدیہ یادگیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد محمود صاحب غوری	۵۷
۲	" رحمت اللہ صاحب جینا	۵۵
۳	مکرمہ سراج النساء بیگم صاحبہ شگفتہ	۵۵
۴	مکرم محمد ولی الدین صاحب خان	۵۰
۵	" محمد نصرت اللہ صاحب غوری	۴۷
۶	مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ شگفتہ	۴۶
۷	مکرم محمد خواجہ صاحب غوری	۴۴
۸	" بشیر احمد صاحب کلّور	۴۲
۹	" فضل الحق صاحب ہودڑی	۴۱
۱۰	" فاروق احمد صاحب	۴۰
۱۱	" فضل احمد صاحب تیرگھر	۳۷
۱۲	" فیض احمد صاحب	۳۷
۱۳	" عبدالقدوس صاحب شگفتہ	۳۵
۱۴	" منیر الدین خان صاحب	۳۴
۱۵	" [illegible] احمد صاحب شگفتہ	۳۴
۱۶	" بشیر احمد صاحب گلبرگی	۳۴
۱۷	" نہا جن پٹیل صاحب	۳۳
۱۸	" ریاض احمد صاحب اُستاد	۲۰
۱۹	" ناصر احمد صاحب	۱۷

جماعت احمدیہ کٹک

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم سید رفیع احمد صاحب	۴۵
۲	مکرمہ سیدہ شفیع النشرہ صاحبہ	۴۵
۳	مکرم حفیظ الدین احمد خان صاحب	۳۵
۴	" سید ظفر الدین احمد صاحب	۴۱
۵	مکرمہ سیدہ ذکیہ پروین صاحبہ	۲۶
۶	مکرم سید تقی الدین صاحب شاہ قادری	۳۵

جماعت احمدیہ بھدرواہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ماسٹر عبدالحفیظ صاحب منٹو ہاشمی	۴۱
۲	مکرمہ ممتاز بانو ملک صاحبہ	۳۷
۳	" پروین اختر صاحبہ	۳۴
۴	" شمشاد بانو ملک صاحبہ	۳۳
۵	" بشریٰ بانو صاحبہ	۱۲

جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم مبارک احمد صاحب بیٹ تسنیم	۴۶
۲	" محمود احمد صاحب بیٹ	۳۶

جماعت احمدیہ ہبلی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرمہ بشریٰ سلطانہ بیگم صاحبہ	۳۵
۲	مکرم شیخ محبوب صاحب پیرزادہ	۳۳

جماعت احمدیہ بمبئی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	۶۰
۲	" میر یک عبدالشکور صاحب	۳۶
۳	" رفیق احمد صاحب امینی	۳۵

جماعت احمدیہ حیدرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم احمد عبدالحکیم صاحب	۶۶
۲	" احمد عبدالحمید صاحب	۶۳
۳	" محمد شمس الدین صاحب	۶۳
۴	" احمد عبدالرشید صاحب	۶۰
۵	" احمد عبدالستار صاحب	۵۹
۶	" یوسف حسین صاحب	۵۶
۷	" منظور احمد صاحب	۵۱
۸	" شیخ ظفر احمد صاحب	۴۵
۹	" غلام احمد اختر صاحب	۳۷
۱۰	" احمد عبدالشکور صاحب	۳۶

جماعت احمدیہ سکندرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم فاروق احمد صاحب	۵۹
۲	" صالح محمد الہ دین صاحب	۵۹
۳	" بشیر الدین الہ دین صاحب	۵۸
۴	" یوسف احمد الہ دین صاحب	۵۰
۵	" علی محمد الہ دین صاحب	۳۶
۶	مکرمہ تمیرہ بانو صاحبہ	۳۶
۷	مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب	۳۵
۸	مکرمہ علیمہ بائی صاحبہ	۳۴
۹	" نصرت جہاں صاحبہ	۳۳
۱۰	" عظیم النساء صاحبہ	۲۴
۱۱	" مریم صدیقہ صاحبہ	۲۱
۱۲	" فرحت جہاں صاحبہ	۱۹
۱۳	" زاہدہ بانو صاحبہ	۲۴
۱۴	مکرم محمد احمد صاحب	۴۹

جماعت احمدیہ ابراہیم پور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ	۴۱
۲	مکرم اے آر تسنیم صاحب	۳۷
۳	مکرم عبداللہ جلال الدین صاحب نعیم	۳۴
۴	" محبوب الحق صاحب تانگرام	۴۷
۵	" جہاندار حسین صاحب کیتھا	۲۸
۶	" عطیع الرحمٰن صاحب "	۲۱
۷	" دولت حسین صاحب رائے گرام	۲۱

جماعت احمدیہ اودے پور کٹیا

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد بشیر خان صاحب	۳۴

جماعت احمدیہ مدراس

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ایس رمضان علی صاحب	۵۶
۲	" ایم بشارت احمد صاحب	۵۴
۳	" جمال محی الدین صاحب شمیم	۵۳
۴	" ایم منظور احمد صاحب	۵۳
۵	" اے عبدالعزیز صاحب	۴۴
۶	" ایم کے میران شاہ صاحب	۴۳
۷	" رفیع احمد صاحب	۴۷
۸	" کے بشیر الدین احمد صاحب	۴۴
۹	" سلطان احمد صاحب	۴۰
۱۰	مکرمہ رشیدہ زاہدہ کمال الدین	۴۰
۱۱	مکرم محمد عصمت اللہ صاحب	۴۰
۱۲	مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ	۴۰
۱۳	مکرم ماجد احمد صاحب	۴۰
۱۴	مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ	۳۸
۱۵	مکرم محمد احمد الٰہی صاحب	۳۷
۱۶	" محمد رفیق صاحب	۳

جماعت احمدیہ میلاپالیم

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم اے پی وی اے عبدالقادر صاحب	۸۷
۲	" ایس عبدالمجید صاحب	۷۶
۳	" او ایم اے محمد ابوبکر صاحب	۵۲
۴	" ایس ایس حسن ابوبکر صاحب	۵۰

جماعت احمدیہ پینگاڈی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم سی ایچ عبدالقادر صاحب	۸۰
۲	" ڈی پی محمد صاحب	۵۶
۳	" پی احمد صاحب	۷۴
۴	" این کنجی احمد صاحب	۷۰
۵	" پی محمود احمد صاحب	۶۶
۶	" سی ایچ عبدالمجید صاحب	۵۳
۷	" ایس ٹی وی عبداللہ حاجی صاحب	۴۶
۸	" پی وی عبداللہ صاحب	۴۴
۹	" سی پی علی کنجی صاحب	۲۴
۱۰	" پی عبدالرحمٰن صاحب	۵۷
۱۱	" سی کنجو عبداللہ صاحب	۱۷

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی رسیم احمد صاحب فریدی کے M.Phil کے زیر P.H.D ایڈیشن میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سلیم احمد ناصر [illegible]

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ اخبار بدر اس ماہ یا آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی حالات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۰۶	مکرم ایم فیاض الدین صاحب	۲۱۲۵	مکرم محبوب احمد صاحب
۱۰۲۶	" فاروق احمد صاحب	۲۱۳۲	" ابرار احمد صاحب
۱۰۴۴	" احمد دین صاحب	۲۱۴۵	" نثار احمد صاحب
۱۱۲۶	محترمہ برکت بی بی صاحبہ	۲۱۷۴	" خلیفہ عبدالوکیل صاحب
۱۱۲۴	مکرم سردار بشارت احمد صاحب	۲۲۰۰	" سید رشید احمد صاحب
۱۱۳۴	" ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	۲۲۰۹	" سردار گوربال سنگھ جاہل صاحب
۱۱۳۷	" حاجی غلام نبی صاحب	۲۲۷۳	" ڈاکٹر اے کے ہاشمی صاحب
۱۱۵۴	" شرافت اللہ خان صاحب	۲۴۳۴	" منصور خان صاحب
۱۲۰۰	" منور خان صاحب	۲۴۳۵	اسٹار سپورٹس کلب
۱۲۲۴	" شیخ سلیمان صاحب	۲۷۶۷	مکرم طاہر مرزا صاحب
۱۲۲۹	" خلیل احمد صاحب	۲۷۸۳	" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب
۱۲۶۰	" سید شاہد احمد صاحب	۲۸۰۸	محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ
۱۲۸۹	" شیخ رحمت اللہ صاحب	۲۸۶۸	مکرم وی۔ اے خان صاحب
۱۳۲۷	" سید مذکر الدین صاحب	۲۸۶۹	" جمیل احمد صاحب
۱۳۲۸	" شیخ میر محمد احسن صاحب	۲۸۷۴	" فخر الدین صاحب
۱۳۴۵	" ایم اے محمد اشرف صاحب	۲۸۷۵	" عبدالمنان صاحب
۱۴۲۴	" حاجی بشیر صاحب	۲۸۸۰	" ڈاکٹر انوار صاحب
۱۴۳۴	" ضیاء العارفین صاحب	۲۸۸۱	" عبدالرزاق صاحب
۱۴۶۰	" محمد رمضان زرقانی صاحب	۲۸۸۳	" مظہر احمد صاحب بانی
۱۴۹۱	" انیس الرحمٰن صاحب	۲۸۸۵	" حمید اللہ خان صاحب
۱۵۲۲	" حنیف خان صاحب	۲۸۸۶	" شری پال جین صاحب
۱۵۴۰	" ایس ایس رضوی صاحب	۲۸۸۷	" محمد اصغر صاحب
۱۵۹۰	" منور خان صاحب	۲۸۸۸	" رفیع احمد صاحب
۱۶۹۳	" بشیر الدین عبید اللہ صاحب	۲۸۸۹	" امان اللہ صاحب
۱۷۰۹	" محمد عبدالرب صاحب	۲۸۹۰	" جی ایچ خالد صاحب
۱۷۱۰	" محمد ابراہیم صاحب	۲۸۹۳	" ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب
۱۷۱۳	" محمد سرتاج خان صاحب	۱۰۰۹	محترمہ ڈاکٹر مسیحہ سلطانہ صاحبہ
۱۷۱۵	لائبریری اسلامیہ کالج	۱۰۱۶	احمدی اینڈ کو
۱۷۹۴	مکرم ایم ایس نادر صاحب	۱۰۱۷	مکرم ذوالفقار صاحب
۱۸۰۰	" سردار بلونت سنگھ صاحب	۱۰۳۰	" آزاد خان صاحب
۱۸۸۰	" غلام رسول صاحب	۱۰۳۲	" محمد عبدالباسط صاحب
۱۸۸۴	" فیض احمد صاحب	۱۰۳۵	" ملک غلام حسین صاحب مچیر
۱۸۹۹	" سیٹھ محمد ادریس صاحب	۱۰۳۷	" غلام رسول بٹ صاحب
۱۹۱۱	" علی محمد اللہ دین صاحب	۱۰۳۹	" محمد یوسف تاثیر صاحب
۲۰۱۴	جنتا فری لائبریری	۱۰۴۰	" محمد صادق صاحب بٹ
۲۰۲۷	مکرم غلام یٰسین کبیر بابا صاحب	۱۰۴۸	" شیخ کرشن احمد صاحب
۲۰۲۷	" معروف احمد خان صاحب	۱۰۵۱	" عزیز الرحمٰن صاحب
۲۱۲۴	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	۱۰۵۵	" مخدوم شریف صاحب

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۵۶	مکرم عبدالحمید صاحب	۱۱۸۵	مکرم مسرور خان صاحب
۱۰۵۷	" عبدالخالق صاحب	۱۱۸۶	" مولوی عبدالقادر صاحب
۱۰۵۸	" عبدالغنی صاحب گونی	۱۱۸۷	" میر نصرت علی صاحب
۱۰۶۳	لائبریری گورنمنٹ ہائی سکول	۱۱۸۸	" شہزادہ پرویز صاحب
۱۰۷۳	مکرم راجہ ظہور اللہ صاحب	۱۱۹۷	" خورشید احمد صاحب فوٹوگرافر
۱۰۷۴	" سید فصیح الدین صاحب	۱۲۲۴	" ایس اے عزیز صاحب
۱۰۸۰	" اسلم خان صاحب	۱۲۳۳	لائبریرین دار المطالعہ
۱۰۸۱	" فضل الرحمٰن صاحب	۱۲۳۵	مکرم ڈاکٹر حمید اللہ خان صاحب
۱۰۸۴	" جمال محمد صاحب	۱۲۴۵	" ناصر احمد صاحب
۱۰۸۶	" غلام حیدر خان صاحب	۱۲۵۰	" بشیر احمد صاحب پردیسی
۱۰۸۷	" سید عبدالفہیم صاحب	۱۲۸۰	" سید فضل اظہار صاحب
۱۰۸۹	" ایم۔ کے ضیاء حسین صاحب	۱۳۰۰	" پروفیسر مبارک احمد صاحب
۱۰۹۲	" بی بلکشن راؤ صاحب	۱۳۳۰	" بابو عبدالکریم صاحب
۱۰۹۳	" مشتاق احمد صاحب	۱۳۶۲	" میر غلام محمد صاحب
۱۰۹۷	" سیٹھ محمد الیاس صاحب	۱۳۸۹	احمدیہ لائبریری
۱۰۹۸	" سیٹھ محمد الیاس صاحب	۱۳۹۶	مکرم ایس ایم سرور صاحب
۱۰۹۹	" سیٹھ محمد الیاس صاحب	۱۳۹۹	" سید جہانگیر علی صاحب
۱۱۰۱	محترمہ محمودہ بیگم صاحب	۱۴۰۱	" ایس کے بخش صاحب
۱۱۰۲	مکرم مہر الدین صاحب	۱۴۰۲	" چوہدری شمس الدین صاحب
۱۱۰۷	" محمد شریف صاحب	۱۴۴۱	" شیخ نبی اسماعیل صاحب
۱۱۰۸	" اے۔ ایس۔ ایرانی صاحب	۱۴۵۲	" ایم نسیم صاحب
۱۱۱۱	" محمد عبداللہ صاحب شاکر	۱۴۸۲	" قریشی محمد الیاس صاحب
۱۱۱۳	" ناصر احمد خان صاحب	۱۴۸۳	" غلام رؤوف الدین صاحب
۱۱۱۴	" سیٹھ محمد ادریس صاحب	۱۴۸۶	" عبدالوحید صاحب
۱۱۱۶	" سردار مشتاق احمد صاحب	۱۴۹۶	" محمد تبارک احمد صاحب
۱۱۱۹	" محمد ارشاد علی صاحب زیدانہ	۱۵۱۹	" عبدالرؤف صاحب
۱۱۲۰	" غفور سیٹھ صاحب	۱۵۳۳	" سیٹھ محمد الیاس صاحب
۱۱۲۲	" اعجاز حسین صاحب	۱۵۳۴	" سیٹھ محمد الیاس صاحب
۱۱۲۵	" پی عبدالرزاق صاحب	۱۵۹۲	انجمن احمدیہ دیودرگ
۱۱۲۷	" ماسٹر شفیق محمد صاحب	۱۵۹۳	مکرم صلاح الدین صاحب
۱۱۲۶	" غلام رسول بانڈے صاحب	۱۶۲۰	" محمد صادق صاحب
۱۱۳۸	" سجاد حسین صاحب	۱۶۳۸	" الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب
۱۱۴۰	" ڈاکٹر ایم آر قریشی صاحب	۱۶۶۷	" احمد حسین صاحب
۱۱۴۱	" چوہدری غلام رسول صاحب	۱۶۷۱	" علی احمد صاحب
۱۱۴۴	" فخر الدین صاحب	۱۶۷۴	" سیٹھ محمد معین الدین صاحب
۱۱۴۷	" ماسٹر عبدالحکیم صاحب	۱۶۷۸	" سیٹھ محمد معین الدین صاحب
۱۱۴۸	لائبریری گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ سکول	۱۷۱۱	" قریشی محمد ناصر صاحب
۱۱۵۰	فیمس الیکٹریکلز	۱۷۱۶	" سید افتخار حسین صاحب
۱۱۵۲	مکرم محمد رشید صاحب	۱۷۲۳	" ایم۔ زیڈ۔ دین صاحب
۱۱۵۳	" فضل الرحمٰن صاحب	۱۷۳۴	" ماسٹر نذیر احمد صاحب
۱۱۵۸	یشونت کالج لائبریری	۱۷۳۵	" شہریار احمد صاحب
۱۱۶۴	مرکری الیکٹریکلز	۱۷۴۹	نیو شمع ہیئرم
۱۱۶۹	مکرم شیخ ہمدم احمد صاحب	۱۷۷۰	مکرم خواجہ غلام محی الدین صاحب
۱۱۷۰	" بشیر احمد عجب شیر صاحب	۱۷۸۵	" محمد عظمت اللہ خان صاحب
۱۱۷۳	" ماسٹر اے آر شیخ صاحب	۱۸۱۸	لائبریری رحمانیہ کالج
۱۱۷۶	" عبدالرحمٰن صاحب	۱۸۴۸	مکرم محمد عارف صاحب
۱۱۷۷	محترمہ عظمت خاتون صاحبہ	۱۸۷۳	" سیٹھ بشیر احمد صاحب
۱۱۸۱	مکرم سیٹھ رحمت علی صاحب	۱۸۷۸	" تقدیر احمد صاحب
۱۱۸۴	" خورشید احمد میر صاحب	۱۸۹۸	انچارج احمدیہ لائبریری

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسمائے خریداران
۱۹۱۲	مکرم وی عبدالرحیم صاحب	۲۱۸۲	قرآن و سیرت سوسائیٹی
۱۹۳۳	" سیٹھ محمد معین الدین صاحب	۲۱۸۹	مکرم مولوی حبیب الرحمٰن صاحب
۱۹۵۳	" مشتاق احمد صاحب	۲۲۲۶	" ڈاکٹر اقبال احمد صاحب
۱۹۶۷	" مولوی نورالدین صاحب امام	۲۲۴۷	انجمن احمدیہ ۔
۱۹۷۷	" لکھمی چند سہگل صاحب	۲۳۰۱	مکرم عبدالمجید صاحب لشکر ۔
۱۹۸۰	" این ۔ حامد صاحب ۔	۲۴۴۱	" عبدالستار صاحب صدیقی ۔
۲۰۰۹	" محمد سعید صاحب صدیقی ۔	۲۴۴۲	" ایچ ۔ ایم ۔ نعیم صاحب ۔
۲۰۱۹	" ایم ۔ جلیل احمد صاحب ۔	۲۴۴۷	" عبدالرحیم صاحب ساجد ۔
۲۰۲۴	" حبیب اللہ صاحب	۲۴۴۸	" شمشاد علی خانصاحب ۔
۲۰۲۶	" لائبریرین کامنیکا لائبریری ۔	۲۴۵۴	" علیم الدین صاحب ۔
۲۰۲۹	" مولوی محمد صاحب	۲۴۵۵	" بشیر احمد صاحب ۔
۲۰۴۹	" پی ۔ اے ۔ عبدالرزاق صاحب	۲۴۵۶	" بشیر احمد صاحب
۲۰۵۶	محترمہ والدہ ایف حسن ڈاکٹر صاحب	۲۴۵۷	رام کرشنا مشن وویکانند لائبریری
۲۰۵۷	مکرم مولوی غلام احمد صاحب	۲۵۹۲	مکرم یعقوب احمد صاحب ۔
۲۰۸۲	" سید اعجاز احمد صاحب	۲۶۲۵	" کوثر علی مُلّا صاحب ۔
۲۰۸۵	" ڈاکٹر عبدالصمد صاحب	۲۷۵۳	" غلام احمد خان صاحب ۔
۲۱۶۹	" ایم ۔ اے حق صاحب	۲۸۸۲	" گل احمد صاحب سیٹھ ۔

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۶)

علاقے میں مسجد کی تعمیر کے لئے نہایت باموقع قطعہ زمین مل گیا۔ حضور نے فرمایا لوگوں کی رہائش کے نقطۂ نگاہ سے یہ زمین ناکارہ تھی۔ اور وہ اس زمین پر مکان بنانے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں یہ زمین کار آمد تھی اس لئے اس نے اسے اپنے گھر کے لئے منتخب کر لیا۔ مسجد خدا کا گھر ہوتی ہے۔ اور وہی اس کا اصل مالک ہوتا ہے۔ ہم جو خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے مسجد تعمیر کر رہے ہیں ہم اس کے مالک نہیں ہوں گے۔ بلکہ ہماری حیثیت کسٹوڈین کی ہوگی۔ اور چونکہ مسجد خدا کا گھر ہوتی ہے اس لئے اس مسجد کے دروازے اُن تمام لوگوں کے لئے ہمیشہ کھُلے رہیں گے جو خدا تعالےٰ کو اَحد مانتے ہوں۔ وہ اس میں خدائے اَحد کی عبادت کر سکیں گے۔ خواہ اُن کا تعلق کسی مذہب سے ہو۔ انہوں نے حضورؒ کے ارشادات کو بڑی توجہ اور گہری دلچسپی سے سُنا اور گہرا اثر قبول کیا

ذوق وشوق کا پُر کیف منظر

مسجد کے ماڈل کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور نے چاروں طرف گھوم کر مسجد کی زمین کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر یورپ کے نومسلم احمدی احباب کے ذوق وشوق کا عجب پُر کیف منظر دیکھنے میں آیا۔ جب حضور زمین کا معائنہ فرما رہے تھے تو تمام حاضرین بھی حضور کے ہمراہ ہو لئے۔ حضور آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔ اور سویڈن، ناروے، ڈنمارک اور یوگوسلاویہ کے احباب کمال اشتیاق سے آگے بڑھ بڑھ کر حضورؒ سے مصافحہ کا شرف حاصل کرکے اپنے لئے دُعا کی درخواست کر رہے تھے۔ سکنڈے نیوین اور یوگوسلاوین مائیں اپنے بچّوں اور بچیوں کو صاف سُتھرے لباس پہنا کر لائی ہوئی تھیں وہ بھی آگے بڑھ بڑھ کر سلام عرض کرتی تھیں۔ اور بچّوں کو حضور کی خدمت میں پیش کرکے اُن کے لئے دُعا کی درخواست کرتی جاتی تھیں۔ جو بچہ بھی حضور کی خدمت میں اپنی ماں کے ساتھ پیش ہوتا وہ پہلے حضور کی خدمت میں پھولوں کا خوشنما گلدستہ پیش کرتا۔ اور پھر حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرتا۔ حضور بچّوں کے سروں پر ہاتھ پھیر کر اُنہیں برکت بخشتے۔ اور نہایت ہی میٹھے انداز میں اُن سے باتیں کرتے۔ بچّوں کے والدین اپنی اور بچّوں کی اس خوش نصیبی پر پھُولے نہ سماتے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور اُن کے بچّوں کو خلیفۂ وقت کی زیارت کرنے اور ان کے وجود باجود سے برکت حاصل کرنے اور مستفیض ہونے کا انمول موقع عطا فرمایا۔ یہ منظر اس قدر پُر کیف تھا کہ اس کی یاد قلوب و اذہان سے کبھی محو نہیں ہو سکتی۔

بعض غیر از جماعت دوست بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے بھی باری باری حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضورؒ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور حضور کی خدمت میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے پر مبارکباد پیش کی۔ ان میں مصر کے ایک استاد صلاح مصطفےٰ صاحب بھی شامل تھے۔ وہ بہت تپاک سے حضور سے ملے اور عربی زبان میں حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ حضورؒ نے اُن سے کچھ دیر عربی میں گفتگو فرمائی۔ حضور نے فرمایا ہم خدا کا گھر تعمیر کر رہے ہیں۔ اِس خدمت پر ہم کسی تعریف یا مبارکباد کے مستحق نہیں۔ تعریف کا مستحق خدا تعالےٰ ہے جس نے ہمیں اس کا گھر بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہمیں اور آپ کو اُس کی حمد کرنی اور اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

اِس کثرت سے احباب اور دیگر دوست حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ اور اپنے بچّوں کو حضور کی خدمت میں پیش کر رہے تھے کہ حضور کو اُن سے باتیں کرنے کے لئے قدم قدم پر رُکنا پڑتا تھا حتیٰ کہ مسجد کی زمین کے ایک حصّہ کا معائنہ کرنے میں ایک گھنٹہ صرف ہو گیا۔ جبکہ سنگِ بُنیاد رکھنے کی تقریب نصف گھنٹے میں انجام پذیر ہو گئی تھی۔ اِس طرح حضور ڈیڑھ گھنٹہ وہاں ٹھہرنے اور اس دَوران میں سنگِ بنیاد نصب فرمانے اور نومسلم احمدی احباب اور ان کے بچّوں سے باتیں کرنے اور اُنہیں برکتوں سے نوازنے کے بعد ساڑھے بارہ بجے وہاں سے ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لے آئے۔

اس موقع پر سکنڈے نیوین اور یوگوسلاوین مستورات نے شامیانہ کے نیچے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا سے بھی ملاقات کی۔ اور آپ سے بھی اپنے بچّوں کے سروں پر دستِ شفقت پھروایا اور آپ سے دُعائیں لیں۔

احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان فضل و احسان پر اس کے حضور میں سجداتِ شکر بجالاتے ہوئے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یورپ میں اِس نئی مسجد کی تعمیر کو بہمہ وجوہ مبارک کرے۔ اور اسے یورپ میں توحید کے قیام، اشاعتِ نُورِ حضرت خیر الانامؐ اور غلبۂ اسلام کا اہم مرکز بنائے۔ تا یورپ کی تاریکیاں دُور ہونے سے یہاں کی سرزمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اُٹھے۔ اور یہاں ہر طرف اسلام غالب آنے لگے۔ آمین اللّٰھم آمین برحمتك یا ارحم الراحمین ٭

ہفتۂ وقفِ جدید

۲۸ر نومبر تا ۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء

تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وقفِ جدید کا مالی سال ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ حسبِ سابق امسال بھی ہفتۂ وقفِ جدید منانے کے لئے ۲۸ر نومبر تا ۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ ہفتۂ وقفِ جدید پُوری شان وشوکت سے منائیں۔ اور اس کی رپورٹیں مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب دہلوی ہائی کمشنر ٹرینیڈاڈ کچھ عرصہ سے رُخصت پر دہلی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ اپنی بچی سارہ بیگم کے علاج کے سلسلہ میں یہاں مقیم تھے۔ یہ بچی ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے صاحبِ فراش تھی۔ صفدر جنگ ہسپتال میں کامیاب اپریشن ہوا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف اب واپس ٹرینیڈاڈ تشریف لے گئے ہیں۔ روانگی سے قبل موصوف کو جماعتِ احمدیہ دہلی کی طرف سے عصرانہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر آپ نے بچی کی کامل صحت نیز اپنی اور اہل وعیال کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

خاکسار: عبدالشکور سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ دہلی۔

سپریم کورٹ کے فیصلہ کا اعلان ہونے پر جماعت احمدیہ کی طرف سے

وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کی خدمت میں

مبارکباد کا تار

قادیان ۸ نومبر ۱۹۷۵ء۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ مورخہ ۷ نومبر ۷۵ء میں ہماری وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کے الیکشن کو درست قرار دیتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ کو کالعدم قرار دیا ہے۔ یہ خبر سن کر سارے بھارت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ سپریم کورٹ کے اس تاریخی فیصلہ کے اعلان کے بعد جماعت احمدیہ کے مرکز سے پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی کی خدمت میں مندرجہ ذیل مبارکباد کی تار دی گئی ہے

"آپ کے حق میں سپریم کورٹ کے فیصلہ پر جماعت احمدیہ قلبی ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔"

(دستخط) مرزا وسیم احمد

ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں

حسب سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اُن صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور یکصد پچاس (۱۵۰) روپے کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔ تاکہ بروقت قربانی کے جانور کا انتظام کیا جا سکے۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیل زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے ہوئے پتہ پر اطلاع دیں تاکہ اُن کی طرف سے بروقت قربانی کروا دی جائے اور رقم بعد میں وصول کر لی جائے گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں۔ تا ان کی سیٹیں یا برتھ حسب پسند ریزرو کروائی جا سکیں۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل اُمور کی وضاحت ضروری ہے۔

(۱) تاریخ واپسی۔ (۲) نام اسٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ (۳) درجہ۔ (۴) نام سفر کنندہ۔ (۵) عمر۔ (۶) جنس (یعنی مرد یا عورت۔ یا بچہ یا بچی) (۷) پورا یا نصف ٹکٹ۔ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب کے اس سفر کو ہر طرح موجب برکت بنائے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار امسال دسمبر میں سٹیٹ بنک آف انڈیا کے آل انڈیا مقابلہ میں شریک ہو رہا ہے۔ اس امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار میر عبد الحمید باڑی پورہ۔

(۲) خاکسار اس سال دسمبر میں بہار پبلک سروس کمیشن کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ میری اعلیٰ کامیابی کے لئے جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ خاکسار شمس عالم ایڈووکیٹ بھاگلپور۔

(۳) مکرم شفیق احمد خان صاحب آف چک امرچھ (کشمیر) ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: شیخ محمد ایوب فاضل قادیان

(۴) خاکسار کی بڑی بھابھی جان کے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: یونس احمد بہاری۔ قادیان۔

تحریک جدید کا بیالیسواں سال

از محترم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید

بحمد اللہ تعالیٰ دفتر اول تحریک جدید کا بیالیسواں اور دفتر دوم کا بتیسواں اور دفتر سوم کا گیارہواں سال یکم نبوت (نومبر) سے شروع ہو چکا ہے۔ اور قادیان اور بیرونی جماعتوں میں احباب نقد ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ اور وعدے بھی اضافہ کے ساتھ لکھوا رہے ہیں۔ حسب سابق لجنہ اماء اللہ قادیان کی صدر صاحبہ اور سیکرٹری صاحبہ مالی کا صیغہ ہذا ممنون ہے کہ ابتدائی چند ایام میں ہی خواتین کے وعدہ جات کی فہرست انہوں نے بھجوائی اور ایک معقول رقم وصول کر چکے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بیرون جماعت کے عہدیداروں سے بھی اُمید کی جاتی ہے کہ وہ بھی جلد از جلد وعدہ جات دفتر ہذا میں ارسال کریں گے۔ اور چندہ کی وصولی کی پوری پوری کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول خدمت کی توفیق عطا کرے آمین۔

درویشان قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"درویشان قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدان عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں۔

ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدر دانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں۔"

ناظر بیت المال آمد قادیان

صرف ۴ نئے پیسے روزانہ

کی بچت سے آپ اپنا پیارا اخبار بدر ہر ہفتہ پا سکتے ہیں۔ آپ پر کوئی بوجھ نہ ہوگا۔ اور آپ ۴ نئے پیسے روزانہ جمع کرتے ہوئے

پندرہ (۱۵) روپے سالانہ چندہ

اخبار بدر بھی بہ آسانی ادا فرما سکیں گے۔ پس آج ہی آپ اس تجویز کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطبات۔ علمائے کرام کے قیمتی مضامین۔ احمدیت (حقیقی اسلام) کی صحیح تعلیم۔ اور اپنے پیارے مرکز قادیان دار الامان کے تازہ حالات سے مستفید ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی طرف سے یہ عمل بدر کی اعانت بھی سمجھا جائے گا۔

نوٹ: اپنا پتہ۔ مکان نمبر گلی نمبر۔ محلہ۔ ڈاک خانہ۔ ضلع۔ صوبہ۔ اور پن کوڈ وغیرہ صاف اور خوشخط اُردو اور انگریزی میں تحریر کیجئے۔

مینجر بدر قادیان

ترسیل زر کے بارہ میں مینجر بدر سے اور مضامین سے متعلق ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کیجئے۔ (ایڈیٹر)